سوال

(453) ٹیپ ریکارڈنگ کے ذریعے اذان کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک دفعہ اذان کو ٹیپ ریکارڈ کر لیا جائے اور پھر ٹیپ ریکارڈ اذان کو نمازوں کے اوقات کے لیے استعمال کرنا کیسا ہے۔ جواب تحریر کے کر کے ممنون فرمائیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ٹیپ ریکارڈ کی اذان ازروئے شرح شریف ناجائز اور بدعت سیئہ ہے اور اس کے ناجائز اور بدعت ہونے کی متعدد وجوہ ہیں۔

وجہ اول:... یہ اذان مسنون اذان کی ہیئت کذائی کے خلاف ہے۔ اور اذان کی ہیئت کذائی ایک واجب وچند سنن اور کچھ مستحبات پر مشتمل ہے جو یہ ہیں۔ اذان میں مؤذن کا قیام واجب ہے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ کی ایک لمبی حدیث میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

فاخبرتہ بما رأیت فقلا انہا لرئیا حق انشاء اللہ قم مع بلال (عون المعبود ص۱۸۸ جلد ۱)

''میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ یہ خواب حق ہے۔ لہٰذا تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز کے لیے اذان پڑھو۔''

حضرت قاضی عیاض اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

فیہ حجۃ یشرع الاذان من قیام فانہ لایجوز الاذان قاعد او ھو مذہب للعلماء کافۃ (ابو ثور ص۱۶۴ جلد ۱)

''ابو ثور کے علاوہ تمام علماء کا مذہب ہے کہ اذان پڑھتے وقت مؤذن کا کھڑا ہونا واجب ہے۔ اور بیٹھ کر اذان پڑھنا جائز نہیں اور یہ حدیث قیام کی واضح دلیل ہے۔''

نیز بیہقی، دار قطنی، ابو شیخ نے وائل سے یہ روایت بھی نقل کی ہے۔

قال حق وسنۃ ان لایوذن الرجل الا وھو طاھر ولا یؤذن الا وھو قائم (تحفۃ الاحوذی ص۱۷۹ جلد ۱)

''یعنی اذان کا صحیح اور شرعی طریقہ یہ ہے کہ اذان کھڑے ہو کر باوضو پڑھنی چاہیے۔''

اور الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ میں ہے:

اصل الحدیث عند مسلم من حدیث ابی قتادہ مفولا فی اخرہ یا بلال قم فاذن (حاشیہ ہدایہ ص۸۹)

واضح ہو کہ لفظ ''قم'' امر کا صیغہ ہے اور امر بلا کسی قرینہ وجوب کے لیے ہوتا ہے لہٰذا قیام واجب ہے۔

اذان کی سنتیں :

(۱) استقبال قبلہ :... حضرت معاذ بن جبل کی حدیث ہے کہ فرشتے نے قبلہ رُخ ہو کر اذان دی تھی۔ ملاحظہ ہوں اصل الفاظ فاستقبل القبلة قال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ عون ص ۱۹۷۔ فقہ حنفی کی آخری درسی کتاب ''ہدایہ اولین'' میں ہے۔

ویستقبل القبلة بهما لان النازل من السماء اذن مستقبل القبلة (ہدایہ ص ۸۸، جلد نمبر ۱)

''یعنی اذان اور تکبیر قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھنی چاہیے کیونکہ آسمان سے اترنے والے فرشتے (جبرئیل) نے قبلہ کی طرف رخ کر کے اذان پڑھی تھی۔''

(۲) کانوں میں انگلیاں ڈالنا :... اذان کی ایک یہ بھی مشہور سنت ہے کہ موذن اذان پڑھتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان پڑھے۔

عن ابی جحیفة قال رأیت بلالا یؤذن ویدور ویتبع فاہ الی ههنا وههنا واصبعاہ فی اذنیه ورسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی قبة له حمراء

(تحفة الاحوذی ص ۱۷۶ جلد ۱)

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنی انگلیوں کو کانوں میں ڈالے ہوئے دائیں بائیں رخ پھیرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرخ قبہ میں تشریف فرما تھے۔''

نیز حضرت سعد رضی اللہ عنہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم امر بلالا ان یجعل اصبعیه فی اذنیه الخ (ابن ماجہ تحفة الاحوذی ص ۱۷۶ جلد ۱)

''یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان پڑھیں۔''

(۳) دائیں بائیں رخ پھیرنا :... یعنی حیعلین پر دائیں بائیں منہ کرنا بھی اذان میں سنت ہے جیسے کہ بخاری شریف میں ہے۔

عن ابی جحیفة انه رای بلالا یؤذن فجعلت اتتبع فاہ ههنا وههنا بالاذان (بخاری شریف ص ۸۸ جلد ۱)

''حضرت ابی جحیفہ فرماتے ہیں کہ اس نے بلال کو اذان پڑھتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ میں بھی (ان کے منہ کے ساتھ) اِدھر اُدھر اذان میں منہ پھیرنے لگا۔''

ہدایہ میں ہے۔

ویحول وجهه للصلوة والفلاح یمنة ویسرة لانه خطاب للقوم فیواجههم (ص ۸۸ جلد ۱)

''یعنی مؤذن ''حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح'' کہتے وقت اپنا رخ دائیں بائیں پھیرے کیونکہ یہ قوم کو خطاب ہے۔ لہٰذا ان کی طرف بھی رخ کرنا چاہیے۔''

اذان کے مستحبات :

علماء نے مؤذن کے لیے باوضو ہونا مستحب لکھا ہے۔ جیسے کہ ترمذی شریف میں ہے۔

قال ابوہریرۃ رضی اللہ عنه۔ لاینادی بالصلوة الا متوضأ (تحفة الاحوذی شرح ترمذی ص ۱۷۸ جلد ۱)

''کہ اذان صرف باوضو آدمی کو پڑھنی چاہیے۔''

اسی طرح ایک روایت حضرت وائل سے اوپر گذر چکی ہے۔ نیز امام بخاری اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عطاء سے نقل کیا ہے کہ وہ مؤذن کے لیے وضو مستحب قرار دیتے ہیں۔

ابو شیخ نے ابن عباس سے یہ روایت بھی نقل فرمائی ہے۔

فلا یؤذن احدکم الا وھو طاہر

بہر حال علماء کا اتفاق ہے کہ مؤذن کا باوضو ہونا مستحب ہے اور ایسے کئی اور بھی مستحبات ہیں جنھیں تفصیلاً بیان کرنا اس وقت مشکل ہے۔ مولانا عبد الحی صاحب حنفی نے عورت کی اذان کو غیر مسنون قرار دیتے ہوئے ہدایہ کے بین السطور میں لکھا ہے کہ

وھو کون المؤذن رجلا۔

''یعنی مؤذن کا مرد ہونا مسنون ہے۔''

بہر حال ان عبارتوں سے یہ بات از خود واضح ہو جاتی ہے کہ شرعی اذان کے لیے ان امور مسنونہ کا ہونا ضروری ہے اور ہر وہ اذان جس میں یہ امور مسنونہ نہ ہوں وہ شرعی اور مسنون

اذان نہیں ہوگی۔ نتیجہ اس طرح نکلے گا۔ ٹیپ کی اذان (صغریٰ) میں یہ امور نہیں ہیں اور جس اذان میں یہ امور نہ ہوں وہ شرعی (کبریٰ) نہیں ہوسکتی۔ لہذا ٹیپ کی اذان شرعی نہیں ہوسکتی۔ وَلِلّٰہ الحمد

وَجہ ثانی:... ٹیپ ریکارڈ اذان کے ناجائز ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اذان اسلامی شعاروں میں سے ایک شعار ہے اور اس کا شعار ہونا اس حدیث سے بالکل نمایاں ہے۔

عن انس بن مالک قال کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یُغیرُ اذا طلع الفجر۔ کان یستمع الأذان فان سمع امسک والا اغار

(مسلم مع نووی ص ۱۴۴ جلد ۱)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمن پر صبح کے وقت حملہ آور ہوا کرتے تھے (حملہ سے قبل) گوش بر اذان رہتے۔ اگر اذان سن پاتے تو حملہ آور نہ ہوتے ورنہ دشمن پر دھاوا بول دیتے۔''

رسالہ شرح تراجم بخاری میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ

لعل الحکمۃ فی ذھاب الشیطٰن عند الاذان دون الصّلوٰۃ لانہ شعار الاسلام یجھر فیہ بذکر اللّٰہ ویصیر بہ الدار دارلسلام ص ۲۳

''یعنی بخلاف نماز کے اذان سن کر شیطان کے بھاگنے کی وہ یہ ہے کہ اذان اسلام کا شعار ہے کیونکہ اذان کی وجہ سے دار الحرب دار السلام بن جاتا ہے۔''

اور یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شعار میں تبدیلی کا حق کسی کو نہیں دیا بلکہ اس کا احترام و لحاظ رکھنا اور تعظیم و تکریم کرنا واجب اور ضروری ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ شروع سورۂ مائدہ میں فرماتے ہیں۔

وَلَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللّٰہِ الخ

''اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ شعاروں کی بے حرمتی نہ کرو۔''

دوسری جگہ یوں ارشاد ہے۔

وَمَن یُعَظِّم شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِن تَقوَی القُلُوبِ (سورۂ حج رکوع ۱۱)

''جو شخص دین خداوندی کے ان (مذکورہ) یادگاروں کو پورا لحاظ و تعظیم کرے گا، تو یہ ان کا یہ لحاظ (خدا تعالیٰ سے) دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔''

اور اذان کی تعظیم و تکریم اس میں ہے کہ اس کو اسی ہیئت کذائی (جس کی تفصیل اوپر بیان ہو چکی ہے) کے ساتھ باقی رکھا جائے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سعادت مند میں اور زمانہ مَشْھُوْدلَھَا بِالْخَیر میں پائی جاتی تھی۔

وجہ ثالث:... تیسری وجہ اس اذان کے ناجائز ہونے کی یہ ہے کہ اذان بذات خود ایک مستقل عبادت ہے دین اسلام کا خلاصہ اور مغز ہے۔ کیونکہ اذان اسلام کے تمام بنیادی عقائد اور اساسی مضامین کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ جیسے کہ چھ کلمات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت، برتری اور توحید ایسے بنیادی عقائد کا بیان ہے۔ ساتویں آٹھویں کلمات میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے اور نانویں دسویں کلمات میں اسلامی زندگی اور عمل صالح پر زور دیا گیا ہے۔ گیارھویں بارھویں کلمے عقیدہ حیات بعد الممات یعنی دوبارہ جی اٹھنے پر مشتمل ہیں۔ اور باقی کلمات میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و برتری اور توحید کا اعادہ ہے۔ جس میں لطیف نقطہ یہ ہے کہ مرد مسلمان کو ہر وقت توحید پر کاربند رہنا چاہیے۔ تاکہ خاتمہ بھی عقیدہ توحید پر ہو۔ بہرحال اذان بلاشبہ ایک اہم عبادت ہے اور عبادت کی قبولیت کے لیے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) اخلاص جیسے وَاعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْن اور ایسی بیسیوں آیات میں بیان کیا گیا ہے اور یہ بات بھی ہے کہ اخلاص حیوان ناطق یعنی زندہ مسلم انسان کا وصف ہے نہ کہ ٹیپ ریکارڈ کا جو محض بے جان چیز ہے۔

(۲) اور اس عبادت پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چھاپ کندہ ہو ورنہ بصورت دیگر وہ عبادت اگرچہ بذات خود کتنی بھی اہم اور کیسی بھی جاذبیت کی حامل ہو بدعت ہوگی اور اس کا پرچار کرنے والا بدعتی ہوگا۔ ملاحظہ ہو۔

عَن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مَن اَحدَثَ فِی امرنَا ھٰذا ما لَیس منہ فھورَدٌّ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۲۷ جلد ۱)

''جو شخص ہمارے اس دین میں (جو کامل اور مکمل) ایسی نئی چیز (بدعت) لگاتا ہے جو اس دین میں نہیں وہ چیز بلاشبہ مردود ہے۔''

اور اس حدیث کی رو سے ٹیپ کی اذان بدعت قرار پائی ہے۔ اور کل بدعۃ ضلالۃ وکُل ضلالۃ فی النّار کے تحت اس کو جائز کرنے والا قابل مواخذہ ہے۔

وجہ رابع:... اگر ٹیپ ریکارڈ کی اذان کو شرعی اذان تسلیم کر لیا جائے تو پھر وہ تمام ذخیرہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جس میں موذن کے فضائل و مناقب اور محامد و محاسن بیان

ہوئے ہیں بوجہ مصداق نہ ہونے کے مہمل اور اکارت ہو جائے گا۔ لہٰذا اگر ٹیپ کی اذان کو شرعی اذان مان لیا جائے تو ان احادیث سیحہ کا عمل انکار لازم آتا ہے اور انکار سنت باتفاق امت کفر بواح ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

وجہ خامس:... پانچویں وجہ یہ ہے کہ ملحدین اور معاندین اسلام صدیوں کے تلخ تجربات کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اسلامیان میں جب تک روحانیت موجود ہے وہ ہم سے کسی میدان میں مار نہیں کھا سکتے اور یہ حقیقت بھی ان ناعاقبت اندیش اور نام نہاد مفکرین کے لیے اب راز نہیں رہی کہ جب تک بوریا نشین علمائے حق کا اسلامیان میں اثر و نفوذ باقی اور قائم ہے اس وقت تک اسلامی قدروں اور روحانی قدروں کو مضمحل اور کمزور نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ مسلم عوام کو علماء حق سے برگشتہ اور بے نیاز کرنے والی دلفریب اور گمراہ کن چالوں میں سے نہایت سادہ اور پرکشش یہ بھی ایک چال ہے جسے ٹیپ ریکارڈ کی ہوئی اذان کے ذریعے علمائے حق سے محراب و منبر چھیننے کے لیے اسلامی عبادت گاہوں میں بطور تجربہ لایا جا رہا ہے۔ تاکہ کامیابی کی صورت میں جمعہ، پنجگانہ، عیدین اور دوسری اسلامی تقریبوں میں اسلامی تبلیغ کے بہانوں سے علمائے حق کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے خطبوں کی جگہ پر چند خرید کردہ علمائے سوء کی پسند کردہ ٹیپ شدہ تقریروں سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے اور بتدریج اسلام پسند عوام کے رگ و پے سے اسلامی حمیت اور دینی غیرت کو چھانٹ چھانٹ کر نکال دیا جائے اور اس طرح مذہب کے بندھنوں کو ڈھیلا کر کے اپنے الحاد زدہ نظریات کو گمراہ کن افکار کو اور اپنی دوسری دسیسہ کاریوں کو عروج و دوام بخشا جائے گا۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

لہٰذا ایسی اسلام دشمن اسکیموں کو کبھی اسلامی نہیں کہا جا سکتا۔ اور انہیں جائز قرار دینا اسلامی حصار کی نیو کو کھوکھلا کرنا ہے بلکہ یہ مدافعت فی الدین۔ استہزاء بالاسلام اور تجاوز من حدود اللہ ہے جو کسی طرح بھی جائز نہیں ہو سکتا۔

وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان زیر نظر تصریحات کی روشنی میں ٹیپ ریکارڈ کی ہوئی اذان کو نمازوں کے اوقات پر استعمال کرنا قطعی ناجائز اور خلاف سنت ہے اور بدعت سیئہ ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کی شوکت و تمکنت کو نیچا دکھانے والی ایک بھونڈی چال ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ علمائے حق اور مقتیان دین حنیف سے پورے ادب و احترام کے ساتھ نہایت دلسوزی سے ہماری گذارش ہے کہ اب وہ اپنے گروہی اختلافات اور فروعی مشاجرات کو بالائے طاق رکھ کر اپنے حقیقی دشمن اور اس کی ان باریک چالوں اور کارستانیوں کا نوٹس لیں جو اسلام کے نام سے اسلام ہی کے خلاف بروئے کار لائی جا رہی ہیں اور ان کا مقابلہ کرنے کے لیے شب و روز پابہ رکاب رہیں۔

(الراقم میاں محمد عبید اللہ بن الشیخ محمد حسین تغمد ہما برحمۃ رب الثقلین۔ صدر مدرس چینیانوالی لاہور)

(اہل حدیث لاہور شمارہ نمبر ۱۸ جلد نمبر ۱)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 180-184

محدث فتویٰ